بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے رسول ۔ کون ۔ کیسے اور کیا ہوتے ہیں؟

Surah Younus: Chapter 10 Verse 17

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٧﴾

ابوالاعلیٰ مودودی [10:17]	محمد جوناگڑھی [10:17]	محمد حسین نجفی [10:17]
پھر اُس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا جو ایک جھوٹی بات گھڑ کر اللہ کی طرف منسُوب کرے یا اللہ کی واقعی آیات کو جھُوٹا قرار دے یقیناً مجرم کبھی فلاح نہیں پاسکتے"	سو اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھوٹا بتلائے، یقیناً ایسے مجرموں کو اصلاً فلاح نہ ہو گی	پھر اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو خدا پر جھوٹا افترا باندھے؟ یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے یقینا مجرم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

Surah Ankaboot: Chapter 29 Verse 68

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِلْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾

ابوالاعلیٰ مودودی [29:68]	محمد جوناگڑھی [29:68]	محمد حسین نجفی [29:68]
اُس شخص سے بڑا ظالم کون ہو گا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا حق کو جھُٹلائے جب کہ وہ اس کے سامنے آچکا ہو؟ کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم ہی نہیں ہے؟	اور اس سے بڑا ظالم کون ہو گا؟ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے یا جب حق اس کے پاس آجائے وہ اسے جھٹلائے، کیا ایسے کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہ ہو گا؟	اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹا بہتان باندھے یا حق کو جھٹلائے جبکہ وہ اس کے پاس آچکا ہے! کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟

اللہ تعالے کے رسولوں کی نشانیوں اور پہچان کے متعلق بیانات سے پہلے اللہ تعالے کی مندرجہ بالا دونوں آیات کی تلاوت اور تفہیم ضروری ھے ۔اِن آیات میں۔ اللہ تعالے کے نام کے حوالوں سے کوئی بات بیان کرنے والوں۔ **اور**۔ اللہ تعالے کے نام کے حوالے سے۔ بیان کی ہوئی باتوں کو سُننے یا پڑھنے والوں کو نہایت واضح طور سے خبردار کیا گیا ھے۔ اِفتراء کرنے اور سچے بیان کو جھٹلانے کو برابر کا گناہِ کبیرہ قرار دیا ھے۔

موجودہ زمانے سے پہلے۔ تقریباً تمام قوموں نے اللہ تعالے کے نئے آنے والے رسولوں کا اِنکار۔ اِس وجہ سے کر دیا کیونکہ۔ اُن کے ذھنوں میں۔ رسولوں کے ظاہری و عملی اوصاف کا جو خود ساختہ تصور موجود ہوتا تھا۔ اللہ تعالے کا نیا آنے والا رسول۔ اُنکے اُس خود ساختہ تصور کے مطابق نظر نہیں آتا تھا۔ لہٰذا وُہ قومیں نئے آنے والے رسولوں کا انکار (تکذیب) کر دیتی تھیں۔ قرآنِ مجید کو اللہ تعالے کا پاک کلام ماننے والوں کیلئے ہمارے حکیم و علیم اللہ تبارک وتعالے نے۔ اپنے رسولوں کی پہچان کے متعلق بعض ظاہری اوصاف بھی بیان فرمائے ہیں اور بعض عملی اوصاف بھی بیان فرمائے ہوئے ہیں۔ یعنی یہ بھی بیان فرمادیا کہ کیسے نظر آتے ہیں اور یہ بھی بیان فرمادیا کہ اللہ کے رسول۔ کیا یا کونسا کام کرتے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالے کی مندرجہ ذیل آیات پر حتی الوسع توجہ اور تدبر کریں۔

اللہ تعالے کے رسولوں کے ظاہری اوصاف

Surah: Al-A’raaf Chapter 7: Verse 35		
يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٥﴾		
ابوالاعلی مودودی [7:35]	علامہ جوادی [7:35]	محمد حسین نجفی [7:35]
(اور یہ بات اللہ نے آغاز تخلیق ہی میں صاف فرمادی تھی کہ) اے بنی آدم، یاد رکھو، اگر تمہارے پاس خود تم ہی میں سے ایسے رسول آئیں جو تمہیں میری آیات سنا رہے ہوں، تو جو کوئی نافرمانی سے بچے گا اور اپنے رویہ کی اصلاح کرلے گا اس کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے	اے اولاد آدم جب بھی تم میں سے ہمارے پیغمبر تمہارے پاس آئیں گے اور ہماری آیتوں کو بیان کریں گے تو جو بھی تقویٰ اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کرلے گا اس کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہوگا	اے اولادِ آدم اگر تمہارے پاس تم ہی سے میرے کچھ رسول آئیں جو تمہیں میری آیات پڑھ کر سنائیں (اور میرے احکام تم تک پہنچائیں) تو جو شخص پرہیز گاری اختیار کرے گا۔ اور اپنی اصلاح کرے گا۔ ان کے لئے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

Surah: Ibrahim Chapter 14: Verse 4		
وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۖ فَيُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤﴾		
احمد رضا خان [14:4]	محمد جوناگڑھی [14:4]	طاہر القادری [14:4]
اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا کہ وہ انہیں صاف بتائے پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور وہ راہ دکھاتا ہے جسے چاہے، اور وہی عزت و حکمت والا ہے،	ہم نے ہر ہر نبی کو اس کی قومی زبان میں ہی بھیجا ہے تاکہ ان کے سامنے وضاحت سے بیان کر دے۔ اب اللہ جسے چاہے گمراہ کر دے، اور جسے چاہے راہ دکھا دے، وہ غلبہ اور حکمت والا ہے	اور ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان کے ساتھ تاکہ وہ ان کے لئے (پیغامِ حق) خوب واضح کر سکے، پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہرا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت بخشتا ہے، اور وہ غالب حکمت والا ہے،

Surah: Ibrahim Chapter 14: Verse 11

قَالَتۡ لَهُمۡ رُسُلُهُمۡ إِن نَّحۡنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنۡ عِبَادِهِۦۖ وَمَا كَانَ لَنَآ أَن نَّأۡتِيَكُم بِسُلۡطَٰنٍ إِلَّا بِإِذۡنِ ٱللَّهِۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ ﴿١١﴾

ابوالاعلی مودودی [14:11]	احمد علی [14:11]	محمد جوناگڑھی [14:11]
ان کے رسولوں نے ان سے کہا "واقعی ہم کچھ نہیں ہیں مگر تم ہی جیسے انسان لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے کہ تمہیں کوئی سند لا دیں سند تو اللہ ہی کے اذن سے آ سکتی ہے اور اللہ ہی پر اہل ایمان کو بھروسہ کرنا چاہیے	ان سے ان کے رسولوں نے کہا ضرور ہم بھی تمہارے جیسے ہی آدمی ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے اور ہمارا کام نہیں کہ ہم اللہ کی اجازت کے سوا تمہیں کوئی معجزہ لا کر دکھائیں اور ایمان والوں کا بھروسہ اللہ ہی پر ہونا چاہیئے	ان کے پیغمبروں نے ان سے کہا کہ یہ تو سچ ہے کہ ہم تم جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا فضل کرتا ہے۔ اللہ کے حکم کے بغیر ہماری مجال نہیں کہ ہم کوئی معجزہ تمہیں لا دکھائیں اور ایمان والوں کو صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہئے

Surah: Al-Furqan Chapter 25: Verse 20

وَمَآ أَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِنَ ٱلۡمُرۡسَلِينَ إِلَّآ إِنَّهُمۡ لَيَأۡكُلُونَ ٱلطَّعَامَ وَيَمۡشُونَ فِي ٱلۡأَسۡوَاقِۗ وَجَعَلۡنَا بَعۡضَكُمۡ لِبَعۡضٖ فِتۡنَةً أَتَصۡبِرُونَۗ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرٗا ﴿٢٠﴾

احمد علی [25:20]	محمد جوناگڑھی [25:20]	جالندہری [25:20]
اور ہم نے تجھ سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے وہ کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لیے آزمائش بنایا کیا تم ثابت قدم رہتے ہو اور تیرا رب سب کچھ دیکھنے والا ہے	ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب کے سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے اور ہم نے تم میں سے ہر ایک کو دوسرے کی آزمائش کا ذریعہ بنا دیا۔ کیا تم صبر کرو گے؟ تیرا رب سب کچھ دیکھنے والا ہے	اور ہم نے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔ اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کے لئے آزمائش بنایا ہے۔ کیا تم صبر کرو گے۔ اور تمہارا پروردگار تو دیکھنے والا ہے

مندرجہ بالا چاروں آیات میں حکیم و علیم اللہ تعالے نے فرمایا ھے کہ۔ اللہ کے رسول۔ ظاہراً نظر آنے والی خصوصیات میں۔ اپنی اپنی قوم کے بالکل عام انسانوں کی طرح سے ہوتے ہیں۔ اور جس قوم میں مبعوث کئے جاتے ہیں۔ اُسی قوم کے فرد ہوتے ہیں۔ اور اُسی قوم کی زبان بولتے ہیں۔ اللہ تعالے کی بیان کی ہوئی لازمی نشانیاں (اوصاف) یہ ہیں: مِّنكُمۡ ۔ بِلِسَانِ قَوۡمِهِۦ ۔ بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ ۔ لَيَأۡكُلُونَ ٱلطَّعَامَ ۔ وَيَمۡشُونَ فِي ٱلۡأَسۡوَاقِ ۔ اِن تمام اوصاف پر غور کرنے سے یہ ثابت ھورہاھے کہ نہ صرف یہ کہ اللہ تعالے نے کوئی بھی مخصوص کرنے

والی نشانی نہیں بتلائی بلکہ خاص طور سے یہ ھدایت فرمائی ھے کہ اللہ کے رسول بھی اپنی قوم کے عام لوگوں کی طرح ھی ہوتے ہیں۔ اگرچہ ایک بات (نصیحت۔نشانی) یہ بیان فرمائی ہے کہ جس قوم۔قبیلہ یا بستی کی طرف بھیجے جاتے ہیں۔ اُن ہی میں سے یعنی **مِّنكُمْ** ہوتے ہیں۔ ھمارے اِس مضمون کا اھم **مقصدیہ جاننا ھے کہ ہم اللہ تعالے کے سچے رسولوں کو کیسے شناخت کرسکتے ہیں** ۔ مندرجہ بالا آیات سے تو یہ سبق حاصل ہوا ھے کہ ظاہری اوصاف میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا ۔ لہٰذا اب یہ غور کرتے ہیں کہ اللہ تعالے کے رسولوں کی مذھبی اور روحانی ذمہ داریاں۔ اپنے زمانے کے دیگر لوگوں سے ۔ کیسے طور سے یا کتنی زیادہ ممتاز یا نمایاں ہوتی ہیں ۔ اللہ تبارک وتعالے نے اپنے غلطیوں سے پاک کلام (قرآنِ مجید) میں ۔ اپنے رسولوں کے عملی اوصاف کے بارے میں کیا فرمایا ھے ؟۔ تقوہ کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔:-

اللہ تعالے کے رسولوں کے عملی اوصاف

Surah: Al-Baqrah Chapter 2: Verse 151

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾

احمد علی [2:151]	علامہ جوادی [2:151]	محمد جوناگڑھی [2:151]
جیسا کہ ہم نے تم میں ایک رسول تم ہی میں سے بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں پڑھتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور دانائی سکھاتا ہے اور تمہیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے	جس طرح ہم نے تمہارے درمیان تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر ہماری آیات کی تلاوت کرتا ہے تمہیں پاک وپاکیزہ بناتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور وہ سب کچھ بتاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے	جس طرح ہم نے تم میں تمہی میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت کرتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب وحکمت اور وہ چیزیں سکھاتا ہے جن سے تم بے علم تھے

Surah: Ale-Imran Chapter 3: Verse 164

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿١٦٤﴾

ابوالاعلی مودودی [3:164]	احمد علی [3:164]
در حقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ اُن کے درمیان خود انہی میں سے ایک ایسا پیغمبر اٹھایا جو اس کی آیات انہیں سناتا ہے، اُن کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور اُن کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ صریح گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے	اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا ہے جو ان میں انہیں میں سے رسول بھیجا ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور دانش سکھاتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے

مندرجہ بالا دونوں آیاتِ قرآن میں۔ اللہ تعالے نے اپنے رسولوں کے چار (4) بڑے بڑے کام (عملی اوصاف) بیان فرمادیے ہیں۔ (1) ۔ اللہ تعالے کی آیات (نشان۔ واقعات۔ مکالمے) کا بیان کرنا۔ (2)۔ غلط عقائد (نظریات۔ رسوم۔ شرک) کی اصلاح کرنا۔ (3) ۔ کتابِ الہٰی کی تعلیم اور کتابِ الہٰی کی حکمتوں کی تعلیم سکھلانا ۔ (4)۔ اُن باتوں (چیزوں۔ مسائل) کی تعلیم دینا ، جِن باتوں کا اُس قوم کو علم نہیں تھا ۔ گویا ایسے علوم و عرفان جو قوم میں رائج نظریات کے متضاد ہیں۔ یا ایسے علوم و عرفان، جو اللہ تعالے نے اُس رسول کو سکھلا کر بھیجا ھے۔ کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ھے کہ: مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۔ اِس کا ایک معنی یہ ھے کہ - وُہ کچھ جو کچھ تُم نہیں جان سکتے تھے ۔ چونکہ اللہ تعالے نے اپنی ایک آیت میں مومنوں کے متعلق فرمایا ھے کہ: وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۔ لہذا۔ نئے آنے والے رسول ضرور کچھ ایسی باتوں کی تعلیم بھی لائیں گے ۔ جو اُس قوم کے مروجہ نظریات وعقیدوں کے متضاد (برخلاف) ہوگی۔ آپ نے دیکھ لیا ہو گا کہ یہ دونوں آیتیں ایک دوسری کی وضاحت اور تائید بھی کر رھی ہیں۔

میری پیاری پاکستانی قوم کے پیارے لوگو! میرے بھائیو۔ بہنو۔ بچو اور ساتھیو؛ اگرچہ ھمارے اللہ تعالے نے اپنے رسولوں کے چار بڑے کام (عملی اوصاف) بیان فرمادیے ہیں۔ مگر ہمارا مقصد تو یہ جاننا ھے کہ ہم اللہ تعالے کے سچے رسولوں کو کیسے شناخت کر سکتے ہیں ۔ یہ چاروں عملی اوصاف یقیناً سچ ہیں۔ اِن سے رسولوں کی شناخت میں مدد تو ملے گی۔ مگر مسئلہ یہ پیدا ہو جائے گا کہ ہماری قوم کے اندر ہی اَن گنت دینی مدرسے ہیں جو اپنی اپنی سوچ کے مطابق کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتے ہیں ۔ اللہ کی آیات کی تلاوت بھی کرتے ہیں۔ اِصلاح نظریات وعقائید کرنے والے بھی ان گنت دعویدار ہیں۔ لہذا۔ اللہ تعالے کے بیان فرمائے ہوئے اِن عملی اوصاف کا علم ہونے کے باوجود بھی۔ اطمینانِ قلب سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ اللہ کے رسولوں کو کیسے شناخت کیا جاسکتا ھے؟ میری تلاش تو یہ تھی کہ مجھے اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے رسولوں کا کوئی ایسا منفرد کام یا وصف پتہ چل جائے۔ جِس سے یقینی علم ہوسکے کہ اللہ تعالے کے رسول کیسے یا کون کون ہوتے ہیں ۔ میری کوشش تھی کہ میں اپنے تمام سوالوں کے جواب ۔ صرف قرآنِ مجید ہی سے تلاش کروں ۔ مقصد یہ تھا۔ کہ رسولوں کی کسی ایسی خوبی (وصف) کا پتہ چل جائے جو اُنہیں دوسرے انسانوں سے ممتاز کرتی ھے ۔ مگر۔ نتیجہ یہ نکلا۔ کہ اللہ تعالے نے اپنی ایسی آیات کا عرفان عطا فرمایا جن سے مزید یقینی علم ہو گیا کہ اللہ تعالے کے رسول نہ صرف ظاہری اوصاف میں عام انسانوں کی طرح ہوتے ہیں۔ بلکہ اُن میں بشری کمزوریاں بھی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر:

<table>
<tr><th colspan="2">Surah: Al-Hajj Chapter 22: Verse 52
وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٢﴾</th></tr>
<tr><th>محمد جوناگڑھی [22:52]</th><th>احمد علی [22:52]</th></tr>
<tr><td>ہم نے آپ سے پہلے جس رسول اور نبی کو بھیجا اس کے ساتھ یہ ہوا کہ جب وہ اپنے دل میں کوئی آرزو کرنے لگا شیطان نے اس کی آرزو میں کچھ ملا دیا، پس شیطان کی ملاوٹ کو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے پھر اپنی باتیں پکی کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دانا اور باحکمت ہے</td><td>اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی بھی ایسا رسول اور نبی نہیں بھیجا کہ جس نے جب کوئی تمنا کی ہو اور شیطان نے اس کی تمنا میں کچھ آمیزش نہ کی ہو پھر اللہ شیطان کی آمیزش کو دور کر کے اپنی آیتوں کو محفوظ کر دیتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے</td></tr>
</table>

Surah: Al-Mo ’minoon Chapter 23: Verse 51 يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۖ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٥١﴾	
محمد جوناگڑھی [23:51]	**ابوالاعلی مودودی** [23:51]
اے پیغمبرو! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے میں بخوبی واقف ہوں	اے پیغمبرو، کھاؤ پاک چیزیں اور عمل کرو صالح، تم جو کچھ بھی کرتے ہو، میں اس کو خوب جانتا ہوں

اِن آیاتِ قرآن کے پڑھنے کے بعد واضح ہو گیا ھے کہ اگرچہ اللہ تعالےٰ کے رسولوں میں بعض بشری کمزوریاں بھی ہو سکتی ہیں۔ مزید بر آں۔ یہ بھی واضح ہو گیا کہ اللہ تعالےٰ کے رسولوں میں جو خوبیاں اور اوصاف ہوتے ہیں۔ عام انسانوں میں بھی ویسی خوبیاں (اوصاف) ہو سکتی ہیں۔ چاہے عام انسانوں میں وُہ ساری خوبیاں اُس قدر اعلیٰ معیار کی نہ ہوتی ہوں۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالےٰ نے یہ تو بیان فرمایا ھے کہ اللہ تعالےٰ کے رسولوں میں کون کونسے ظاہری اور عملی اوصاف موجود ہوتے ہیں ۔ لیکن عام انسانوں سے۔ ظاہری فرق دکھانے والی کوئی آیت مجھے نظر نہیں آئی۔

لیکن میرا جو مقصد تھا کہ عام انسانوں سے واضح فرق کا پتہ چل جائے، وُہ مقصد حاصل نہیں ہو سکا ۔ میں تو اللہ تعالےٰ کے رسولوں کا کوئی ایسا وصف، خوبی، بات یا عمل جاننا چاہتا تھا۔ جو دوسرے مذھبی علماء۔ صوفیا۔ دینی راہنماوں اور عام لوگوں میں موجود نہیں ہو سکتا۔ قرآنِ کریم میں تدبر کرنے سے تو یہ پتہ چلا کہ ایسا کوئی ظاہراً **نظر آنے والا وصف** نہیں ہے جو صرف رسولوں میں ہی ہو سکتا ہے اور غیر رسولوں میں نہیں ہو سکتا۔ تب اپنی بے بسی اور عاجزی کا اعتراف کر کے، میں نے اپنے پیارے اللہ جی سے التجائیں کیں کہ اللہ تعالےٰ جی! آپ ہی سمجھائیں کہ رسولوں اور غیر رسولوں میں کونسا فرق ہوتا ہے ؟۔

تب اللہ تعالےٰ نے مجھے۔ اپنی پاک وحی کے ذریعے سے نہایت فصاحت کے ساتھ سمجھایا اور دِکھلایا کہ۔ اللہ تعالےٰ کے وُہ بندے۔ جِن کو بعض اوقات یہ شعور ہو جاتا ھے۔ کہ وُہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں حاضر ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی باتیں سُن سُن کر۔ علم و حکمت و معرفت حاصل کرتے ہیں۔ اُن بندوں کا شعور اپنے آپ کو اپنے عنصری جسم جیسی شکل میں اللہ تعالےٰ کے حضور میں دیکھتا ھے۔ چاہے اللہ تعالےٰ اُن کو دِکھائی دیں یا نہ دِکھائی دیں مگر اُس وقت اُن کے شعور کو یہی علم ہوتا ھے کہ وُہ اللہ تعالےٰ کی معیت اور حضور میں ہیں۔ جب اللہ تعالےٰ اُس شعوری حالت میں۔ اپنے کِسی بندے کو کِسی قوم یا علاقے کی طرف بھیجتے ہیں تو اُن کا شعور۔ اُس شعوری ماحول سے۔ اُن کے عنصری وجود میں واپس بھیجا جاتا ھے۔ اِس وجہ اللہ تعالےٰ کے اُن بندوں کو۔ اللہ کے بھیجے ہوئے یعنی اللہ کے رسول کہا جاتا ھے۔

اللہ تبارک وتعالے سے براہِ راست علم پاکر۔ میں کامل یقین کے ساتھ یہ بیان پیش کررھاھوں کہ اللہ تعالے کے رسول تمام ظاہری اوصاف میں اپنی اپنی قوم کے عام لوگوں کی طرح ہی نظر آتے ہیں ۔ شعور کی وُہ خاص حالت ۔ جب اللہ تعالے کے بندے اپنے شعور میں اللہ تعالے کے حضور میں ہونا محسوس کرتے ہیں ۔ وُہ خاص حالت بھی صرف رسولوں کے لئے مخصوص نہیں ھے۔ اللہ تعالے کا یہ عظیم فضل بھی اللہ تعالے کے اَن گنت بندوں پر ہوتا رہتا ھے ۔ اگرچہ اللہ تعالے کے رسولوں کے ساتھ اللہ تعالے کی رحمتیں، فضل، انوار اور برکتیں ہوتی ہیں۔ لیکن۔ یہ بھی ایسے اوصاف یا نشان نہیں ہیں، جن سے رسولوں اور غیر رسولوں میں صاف تفریق کی جاسکے ۔ کیونکہ: اللہ تعالے کی رحمتیں، فضل، انوار اور برکتیں (مختلف مقدار میں) ایسے انسانوں پر بھی ہوتی ہیں جو کہ عرفِ عام میں۔ اللہ کے رسول نہیں ہیں ۔

اللہ تعالے نے اپنے رسولوں کے دلوں پر اپنا خاص امر نازل فرمایاہوا ہوتا ھے ۔ اللہ تعالے اپنے اُن بندوں کو وحی کرکے اُنکی قوم کی اصلاح کیلئے مامور فرماتے ہیں ۔ لیکن صرف اللہ کے رسولوں کو ہی اُس فرمانِ الٰہی کا علم ہوتا ھے۔ کہ اللہ تعالے نے کب اور کِن الفاظ کے ساتھ اُن کو۔ اُنکی اپنی قوم میں مبعوث فرمایاھے۔ حتمی نتیجہ یہی حاصل ہوا: کہ اللہ تعالے کے رسولوں اور عام انسانوں میں۔ اللہ تعالے کے فرمان سے مامور کیے جانے اور۔ مامور نہ کئے جانے کا فرق ہوتا ھے ۔ اگرچہ یہ بہت ہی بڑا فرق ھے۔ مگر یہ فرق۔ ظاہری آنکھوں سے دیکھا اور دِکھایا نہیں جاسکتا۔

اب تک تو اِس مضمون سے یہ ثابت ہورھاھے کہ کوئی بھی ایسا وصف یا ایسی نشانی نہیں ھے جِس سے واضح طور سے دیکھا جاسکے کہ کون رسول ھے اور کون رسول نہیں ھے ۔ پھر ہمیں کیسے علم ہوگا کہ کوئی شخص اللہ تعالے کی طرف سے مامور ہوکر (رسول کے طور پر) ہمارے پاس آیا ھے؟ اللہ تعالے نے اپنے رسولوں کو نہ ماننے کی سزائیں اور عذاب بیان فرمائے ہیں تو پھر یہ بھی بتلایا ہوگا ۔ کہ اللہ تعالے کے اطاعت گذار بندوں کو کیسے پتہ چلے گا کہ اُن کی قوم کا کون سا شخص ھے ۔ جسے اللہ تعالے نے اپنا پیغامبر (بھیجاہوا۔ یا۔ رسول) منتخب کرلیا ھے؟

بالکل صحیح ھے کہ اللہ تعالے نے کئی آیات میں اپنے بھیجے ہوؤں (رسولوں) کو مان لینے کیلئے تاکید کے ساتھ فرمایاھے۔ اللہ تعالے کو اپنے اطاعت گذار (ماننے والے) بندوں سے جائز توقع ھے کہ اللہ کے بندے بدگمان نہیں ہونگے اور جب میرے بھیجے ہوئے پیغامبر۔ اُن کو بتلائیں گے کہ اللہ تعالے نے ہمیں اپنی قوم کے لئے کوئی پیغام دیاھے۔ تو میرے اطاعت گذار (ماننے والے) بندے ۔ میرے پیغام کو سُنیں گے اور مان لیں گے۔ میرے بندوں کو تو یہی پتہ ھے۔ کہ میرے ہوتے ہوئے کوئی بھی انسان۔ میرا رسول (بھیجاہوا) ہونے کا جھوٹا دعوہ نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی انسان میرے (اللہ کے) نام پر افتراء کرے گا تو میں سُنتا اور دیکھتا ہوں۔ اُس مفتری کا حساب اور سزاء میرے (اللہ کے) ذمہ ھے ۔ چنانچہ۔ جب اللہ تعالے نے اپنے بھیجے ہوؤں (رسولوں) کی بات مان لینے کا فرمان بیان فرمایا۔ تو۔ یہ یقین دھانی بھی ساتھ ہی بیان فرمادی کہ اللہ تعالے خود ضامن ہیں کہ تمہیں کسی اللہ کے نام پر پیغام دینے کو مان لینے کے بعد۔ کوئی خوف اور پچھتاوا نہیں ہوگا ۔ چاھے پیغام لانے والا سچا ہو چاھے افتراء کرنے والا ہو۔ لہذا۔ اے بنی آدم! جب بھی کوئی میرا پیغام لے کر آئے تو تم اُسکو ضرور مان لینا ۔ ....مندرجہ ذیل آیتِ قرآن پر غور فرمائیں:

Surah: Al-A’raaf Chapter 7: Verse 35

يَابَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٣٥﴾

اے تمام انسانو! جب کبھی بھی تمہارے پاس میرے بھیجے ہوئے (رسول) پہنچیں۔ جو تمہاری اپنی ہی قوم سے ہوں۔ اور تمہیں میری باتیں (کشف، وحی، خواب یاالہام، یاکوئی نشان) بیان کریں ۔ تو تم میں سے جِس کسی نے میرے تقوہ کی وجہ سے۔ ہر ایک آنے والے رسول کی ھدایات کے مطابق اپنی اصلاح کرلی۔ تو میں (اللہ تعالے) ضمانت دیتاہوں کہ تمہیں اُس رسول کے دعوے (افتراء) کے جھوٹے ہونے کا کوئی خوف کرنے کی ضرورت نہیں ھے۔ اور نہ ہی تمہیں یہ غم یاپشیمانی ہونی چاہیے۔ کہ تم نے جھوٹے دعویدار کو سچارسول سمجھ لیاتھا۔ **نوٹ:** اِس آیت میں جو خوف اور حزن کی نفی بیان ہوئی ھے۔ **یہ خوف اور حزن:** صرف آنے والے رسول کو مان لینے کے تذبذب کے بارے میں ھے۔ یہ مطلب نہیں ھے۔ کہ رسول کو ماننے کے بعد اُن انسانوں کی زندگی میں کوئی خوف اور حزن نہیں آئے گا۔

میرے پیارے بھائیو اور بہنو! آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالے نے جو ہمیں اپنے رسولوں کو مان لینے کا ارشاد فرمایا ھے تو اُس کے ساتھ ہی کھلا کھلا اختیار بھی دے دیا ھے کہ ہر ایک دعویدار کو سچا سمجھ کر اُس کا بیان سُنیں۔ اپنی صلاحیت کے مطابق، فیصلہ کریں۔ اللہ تعالے ضمانت دیتے ہیں کہ ہمیں نیک نیّتی سے۔ کسی بھی دعویدار کو رسول ماننے کا کوئی نقصان۔ خوف اور غم نہیں ہوگا۔ یہ ذمہ داری اللہ تعالے نے اُٹھارکھی ھے کہ اگر کوئی افتراء کرکے اپنے آپ کو اللہ تعالے کا بھیجا ہوا کہے گا۔ تو اُس کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اللہ تعالے اپنی ذمہ داری کو نبھانا بخوبی جانتے ہیں۔ آپ صرف اِس بات سے ڈریں کہ آپ سے کسی سچے رسول کی تکذیب نہ کرھو جائے۔..... بدگمانی گناہ ھے۔ جبکہ۔ خوش گمانی قابلِ تعریف ھے۔

ہمیشہ سے یہی ہوتا آیا ھے۔ کہ انسانوں نے بدگمانیوں۔ کی وجہ سے اللہ تعالے کے سچے رسولوں کی تکذیب، تمسخر اور انکار کیا ھے۔ مندرجہ ذیل آیاتِ قرآن سے یہ بھی پتہ چلتاھے کہ اللہ تعالے کو حسرت رھی ھے کہ اللہ کے بندے۔ اللہ کے رسولوں کی تکذیب نہ کریں۔ اور یہ بات بھی ثابت ھوگئی ھے کہ: اللہ کے رسولوں میں ظاہراً نظر آنے والی علامات نہیں ہوتیں ورنہ ہر دور میں۔ ہر قوم اللہ کے رسولوں کی تکذیب نہ کرسکتی۔

Surah: Yaseen Chapter 36: Verse 30

يَاحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٠﴾

ابوالاعلی مودودی [36:30]	جالندہری [36:30]	محمد حسین نجفی [36:30]
افسوس بندوں کے حال پر، جو رسول بھی ان کے پاس آیا اُس کا وہ مذاق ہی اڑاتے رہے	بندوں پر افسوس ہے کہ ان کے پاس کوئی پیغمبر نہیں آتا مگر اس سے تمسخر کرتے ہیں	افسوس ہے (ایسے) بندوں پر کہ جب بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو یہ اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔

Surah: Al-Mo ’minoon Chapter 23: Verse 44

ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَىٰ ۖ كُلَّ مَا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ ۚ فَأَتْبَعْنَا بَعْضَهُم بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿٤٤﴾

محمد حسین نجفی [23:44]	جالندہری [23:44]	ابو الاعلی مودودی [23:44]
پھر ہم نے لگاتار اپنے رسول بھیجے جب بھی کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم بھی ایک کے بعد دوسرے کو ہلاک کرتے رہے۔ اور ہم نے انہیں قصہ پارینہ (اور افسانہ) بنا دیا۔ پس تباہی ہو اس قوم کیلئے جو ایمان نہیں لاتے۔	پھر ہم نے پے در پے اپنے پیغمبر بھیجتے رہے۔ جب کسی اُمت کے پاس اس کا پیغمبر آتا تھا تو وہ اسے جھٹلاتے تھے تو ہم بھی بعض کو بعض کے پیچھے (ہلاک کرتے اور ان پر عذاب) لاتے رہے اور ان کے افسانے بناتے رہے۔ پس جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان پر لعنت	پھر ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے جس قوم کے پاس بھی اس کا رسول آیا، اس نے اُسے جھٹلایا، اور ہم ایک کے بعد ایک قوم کو ہلاک کرتے چلے گئے حتیٰ کہ ان کو بس افسانہ ہی بنا کر چھوڑا پھٹکار اُن لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے!

Surah: Yaseen Chapter 36: Verse 15

قَالُوا مَا أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنزَلَ الرَّحْمَٰنُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿١٥﴾

محمد حسین نجفی [36:15]	جالندہری [36:15]	ابو الاعلی مودودی [36:15]
ان لوگوں نے کہا تم بس ہمارے ہی جیسے انسان ہو اور خدائے رحمٰن نے (تم پر) کوئی چیز نازل نہیں کی ہے تم بالکل جھوٹ بول رہے ہو۔	وہ بولے کہ تم (اور کچھ) نہیں مگر ہماری طرح کے آدمی (ہو) اور خدا نے کوئی چیز نازل نہیں کی تم محض جھوٹ بولتے ہو	بستی والوں نے کہا" تم کچھ نہیں ہو مگر ہم جیسے چند انسان، اور خدائے رحمٰن نے ہرگز کوئی چیز نازل نہیں کی ہے، تم محض جھوٹ بولتے ہو"

میرے پیارے بھائیو اور بہنو! اِس آیت میں اللہ تعالے نے اللہ کے رسولوں کو جھٹلانے کی جو مثال بیان فرمائی ھے۔ اب ہماری قوم کے لوگ۔ موجودہ زمانے میں آنے والے رسولوں کے بارے میں۔ عین ویسا ھی۔ اعتراض پیش کرتے ہیں۔ اگرچہ اللہ کے رسول۔ اُن ھی کی طرح کے بشر (انسان) ہوتے ہیں۔ مگر اللہ تعالے نے (اِس آیت سے پہلی آیات میں) اُن کو اپنے رسول فرمایا ھے۔ اللہ تعالے نے اپنے اُن رسولوں پر جو بھی۔ ھدایت، علم، حکمت، وحی کر کے نازل فرمایا تھا۔ اُن رسولوں کی قوم نے اُس نزولِ الٰہی کو بھی جھوٹ سمجھا اور اپنے رسولوں کو بھی جھوٹے گمان کیا تھا۔

میرے پیارے بھائیو اور بہنو! اِن تینوں آیات سے واضح ہو رھا ھے کہ پہلی تمام قوموں اور بستیوں کے۔ اکثر لوگ۔ اللہ تعالے کے رسولوں کو اِسی وجہ سے جھٹلاتے رھے ہیں۔ کیونکہ وُہ بھی اپنے رسولوں کو ماننے سے پہلے۔ اُن کے کوئی معجزے یا عام انسانوں سے فرق کرنے والے نشان ڈھونڈتے تھے۔ مگر چونکہ تمام رسول۔ اُن ھی کی طرح کے بشر (انسان) ہوتے تھے۔ لہذا۔ ہر ایک قوم کے اکثر لوگوں نے: اپنے رسولوں کو جھوٹے گمان کیا تھا۔ حالانکہ۔ اللہ تعالے اُن ھی رسولوں کو سچے قرار دے رھے ہیں۔ ... اللہ تعالے میری قوم کو بدگمانی سے بچائے۔ آمین۔

میرے ہم وطنو! میری پیاری قوم کے پیارے لوگو! اللہ تبارک وتعالے نے ۔ حضرت محمد مصطفٰے ﷺ سے میثاق النبین لے کر ۔ آپؐ کی اُمت سے یہ عہد لیا تھا کہ جب بھی کوئی رسول تمہارے پاس آ ئے۔ تو۔ اُس کو مان لینا اور اُسکی مدد بھی کرنا ۔ قطعاً۔ یہ نہیں فرمایا کہ جب کوئی رسول تمہارے پاس آئے تو پہلے اُسکی تفتیش یا تحقیق کر لیا کرو۔ اللہ تعالے نے تفتیش یا تحقیق کی ساری ذُمہ داری۔ خود اپنے ذُمے لی ہوئی ھے۔ اِس مضمون کے شروع میں جو آیات (سورۃ یونس، آیت 10:17 اور سورۃ عنکبوت، آیت 29:68) لکھی ہیں۔ اِن آیات کے الفاظ پر تدبر کریں ۔ اگر کسی نے اِفترا کیا کہ اُسے اللہ تعالے نے مامور کیا ہے! تو وُہ کامیاب نہیں ہو سکے گا ۔..... اُس کا معاملہ اللہ تعالے کے ساتھ ھے۔ لیکن میرے ہم وطنو! اگر وُہ دعویدار سچا رسول ھوا؟ اور آپ نے تکذیب کر دی، تو پھر اُس ظلم + کفر کے مجرم آپ ہو جائیں گے ۔ سوچیں!

Surah Al-Ana'am Chapter 6: Verse 21

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٢١﴾

Surah Younus: Chapter 10 Verse 17

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٧﴾

Surah Ankaboot: Chapter 29 Verse 68

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ﴿٦٨﴾

میرے پیارے ہم وطنو! اِن تینوں آیات میں اللہ تعالے کی آیات یا سچائی (حق) کی تکذیب کرنے والے کو ویسا ھی ظالم۔ مجرم اور کافر قرار دیا ہوا ھے ۔ جیسا (جتنا) ظالم اور مجرم۔ اللہ تعالے پر اِفتراء کرنے والے کو قرار دیا ھے ۔ اِن تینوں آیات میں آپ کیلئے یہ نصیحت ھے کہ: خبر دار رہو! افتراء کرنے والا ۔ اور ۔ حق کی تکذیب کرنے والا ، برابر کے مجرم + ظالم ہیں۔ دونوں قسم کے مجرموں کی سزاء۔ ناکامی اور جہنم ھے۔

ہمارے عالیشان اللہ تعالے نے اِن تینوں آیات میں یہ ھدایت فرمائی ھے کہ: ھر ایک انسان کو اُس وقت تک سچا سمجھ کر اُس کے ساتھ سلوک کرو ۔ جب تک ۔ بعد کے حالات اور واقعات اُسے جھوٹا ثابت نہ کر دیں ہر ایک مومن کو تنبیہ کی گئی ھے کہ وجہ کُچھ بھی ہو ۔ اگر کسی نے حق (سچ) بیان کیا۔ اور تم نے اُس کی تکذیب کر دی ! تو پھر تم ضرور مجرم ہو جاؤ گے ۔ لہذا۔ جب تک کوئی شخص (انسان) جھوٹا ثابت نہیں ہو جاتا۔ اُس کو سچا سمجھ کر اُس کی بات سُنو ۔ تکذیبِ حق سے ڈرو۔ جس کی سزاء اِن تینوں آیات میں بیان ھے۔ ۔ ھمارے اللہ تعالے نے اِن آیات میں: عدل اور انسانی حقوق کا بنیادی فلسفہ اور اصول۔ نہ صرف بیان فرمایا ھے بلکہ قانون بنا کر نافذ بھی کر دیا ھے ۔ لہذا.................

Every person has the Right to be presumed innocent until proven guilty

میرے پیارے بھائیو، بہنو، بچو !اللہ تعالے نے دانستہ اپنے رسولوں اور عام اِنسانوں میں کوئی ظاہری فرق نہیں رکھا۔ رسولوں پر ایمان لانے والوں اور ایمان نہ لانے والوں کی دُنیاوی زندگیوں میں فرق ہوتا ھے مگر وُہ دلیل کے طور پر دکھلایا نہیں جاسکتا۔ اللہ تعالے کے نام پر۔ افتراء کرنے والوں کے ساتھ۔ اللہ تعالے خودھی نہایت مناسب معاملہ فرمائیں گے۔ وُہ ہمارا کام نہیں ھے۔ البتہ !!!اللہ تعالے نے آپ کو دِل، دماغ، آنکھیں اور کان دیے ہوئے ہیں۔ آپ کے دِلوں میں سچائی اور جھوٹ کا فرق محسوس کرنے کی کافی صلاحیت بھی عطا کی ہوئی ھے۔ اگر آپ کا دِل گواھی دے کہ اُسکا بیان سچ ہونا ممکن ھے تو اُسکی تکذیب (بالکل) نہ کریں۔ اپنے اطمینانِ قلب کیلئے مزید تحقیق کرنا آپ کا حق ھے۔ لیکن تحقیق اِس طرح کریں کہ آپ تحقیق سے پہلے ہی اُس اِنسان کو قطعاً جھوٹا نہیں سمجھتے۔ اگر تحقیق اِس طرح کی کہ اُسکے جھوٹا ہونے کا فیصلہ پہلے ہی آپ کے دِل میں ھے تو پھر وُہ تحقیق نہیں ہوگی بلکہ وُہ تفتیش ھوگی۔ آپ کے پاس صرف تحقیق کرنے کا حق ھے تفتیش کا حق صرف اللہ تعالے کے پاس ھے۔ اور آپ اُتنی دیر حق کی تکذیب کرنے والے ہو جائیں گے۔ اِس بات سے ضرور ڈریں۔ اللہ تعالے کی تینوں آیات کو سچ سمجھ کر اُن پر عمل کرنا چاہیے۔

یادرکھو کہ: اللہ تعالے کے نام پر افتراء کرنے والے کو نادانستگی میں۔ سچا سمجھ لینے کی قطعاً کوئی سزاء نہیں بتلائی ہوئی۔ سخت بے عقلی کی بات ھوگی کہ کسی بھی رسول کی تکذیب کرنے میں جلدی کی جائے ۔ عقلِ سلیم اور تقوۃ ۔ کا یہی تقاضا ھے کہ اللہ تعالے کے نام کے حوالے سے۔ جب بھی اور جو کوئی بھی۔ کوئی بات، ھدایت، فرمان، واقعہ یا علم وعِرفان۔ آپ تک پہنچائے ۔ تو مناسب توجہ اور ادب کے ساتھ اُسکا بیان سُن لیں ۔ ہمیں اپنے عمل اور رویے کی زیادہ فکر (احتیاط) کرنی چاہیے۔

یادرھے: کہ اللہ تعالے نے یہ نہیں فرمایا کہ جانتے بوجھتے ہوئے۔ ہرکسی کے۔ احمقانہ، ناممکن اور خلافِ عقل بیانات کو سچا تسلیم کرلیا کرو ۔ اللہ تعالے نے ہمیں دِل، دماغ، آنکھیں اور کان دیے ہیں۔ ہم سب کے دِلوں میں سچائی اور جھوٹ کا فرق محسوس کرسکنے کی معقول صلاحیت بھی عطا کی ہوئی ھے ۔ بیان کو سننے کے بعد سوچنے اور سمجھنے کا پورا حق دیا ھے۔ البتہ۔ کسی مدعی کی بات کو سننے سے پہلے (سنے بغیر) اُس مدعی کو جھوٹا سمجھنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ھے۔ کیونکہ اگر اُسکی بات سچ (حق) ہوئی اور ہم نے سننے سے پہلے ہی اُسے مفتری (جھوٹا) قرار دے دیا ۔ تو گویا۔ ہم نے حق کے اپنے پاس آنے کے بعد جھٹلا دیا۔ لہذا جب کوئی اللہ تعالے کا نام لے کر اللہ تعالے کی کوئی بات، واقعہ یا پیغام سُنانے کے لئے آپ کے پاس آئے۔ تو۔ اُس کی بات کو مناسب احترام کی ساتھ سُن لیں۔ پھر دیانت کے ساتھ تحقیق کریں ۔

اللہ تعالے نے سورۃالبقرۃ کی آیت 2:151 میں ہماری راہنمائی فرمائی ھے ۔ کہ تمہارے پاس جو رسول بھیجا جائے گا وُہ رَسُولًا مِّنكُمْ ھوگا۔ اور وُہ تمہارے لئے يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا کرے گا۔ اور تمہارے غلط نظریات کی اصلاح کرکے تمہیں يُزَكِّيكُمْ کرے گا۔ یعنی تمہارے نفسوں کو برائیوں سے پاک کرے گا ۔ تمہیں اللہ تعالے کی کتاب کا مصدقہ علم اور حکمت بھی سکھلائے گا ۔ یعنی وُہ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ کرے گا۔ اور وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ بھی کرے گا یعنی تمہیں ایسے حقائق کی بھی تعلیم دے گا ۔ جِن حقائق کا ۔ تمہاری قوم کے موجودہ لوگ علم نہیں رکھتے۔ اور تمہیں اُن باتوں کی تعلیم بھی دے گا جن باتوں کا علم ۔ صرف اللہ تعالے سے ہی مل سکتا ھے ۔ مثلاً ۔ جِس طرح ہماری پاکستانی قوم کو علم نہیں ھے.. کہ ختمِ نبوت والا نظریہ نہ صرف غلط ھے بلکہ اللہ تعالے کے کئی احکام سے بغاوت ھے۔

میری پیاری قوم کے پیارے لوگو! جس وحیِ الٰہی کا حوالہ میں نے اسی مضمون کے صفحہ نمبر (6) پر لکھا ہے۔ اُس وحی کے ساتھ ہی اللہ تعالے نے میرے دِل (شعور) میں براہِ راست۔ رسولوں کے اوصاف اور حالات کے متعلق۔ یقینی تفہیم اور وسیع علم بھی نازل فرمایا تھا۔ اللہ تعالے کے عام بندوں، اور، اللہ تعالے کے رسولوں میں دانستہ ایسے ظاہری فرق نہیں رکھے۔ جو اُن رسولوں کو ماننے کے بغیر دیکھے یا دِکھائے جا سکیں۔ البتہ اُن رسولوں کو مان لینے کے بعد۔ ماننے والوں کے ساتھ ایسے عالیشان عملی اور واضح فرق دکھلانے والے وعدے کئے ہیں، جو اُن ماننے والوں کو نظر بھی آتے ہیں اور محسوس بھی ہوتے ہیں۔ کمال یہ ہے۔ کہ نہ ماننے والوں کو پھر بھی دکھلائے نہیں جاسکتے۔ مندرجہ قرآنی آیت پر تدبر کریں:

Surah Al-Hadid Chapter 57 Verse 28

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٨﴾

Jama'at Ahmadiyya	ابو الاعلیٰ مودودی [57:28]	جالندہری [57:28]
[57:29] اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت میں سے دُہرا حصہ دے گا اور تمہیں ایک نور عطا کرے گا جس کے ساتھ تم چلو گے اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔	اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ، اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دوہرا حصہ عطا فرمائے گا اور تمہیں وہ نور بخشے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے، اور تمہارے قصور معاف کر دے گا، اللہ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے	مومنو! خدا سے ڈرو اور اس کے پیغمبر پر ایمان لاؤ وہ تمہیں اپنی رحمت سے دگنا اجر عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے روشنی کر دے گا جس میں چلو گے اور تم کو بخش دے گا۔ اور خدا بخشنے والا مہربان ہے

میرے پیارے بھائیو اور بہنو! ذرا توجہ فرمائیں! آپ دیکھ رہے ہیں کہ مندرجہ بالا آیت والا۔ اعلانِ عام (خدا کا وعدہ) اُن لوگوں کے لئے ہے جو پہلے ہی ایمان لا چکے ہیں۔ اللہ تعالے کی عزت اور وقار کے خلاف ہو گا کہ اللہ تعالے قرآنِ مجید میں ایسے لوگوں کیلئے کوئی حکم دے رہے ہوں جو قرآنِ مجید کو اللہ تعالے کا کلام نہیں مانتے۔ ایسا جواز تسلیم کرنا۔ اللہ تعالے کی عقل اور ذہانت کی توہین کرنے کے برابر ہے۔ اِس آیت میں۔ یقیناً وہی لوگ مخاطب ہیں۔ جو حضرت محمد ﷺ کو پہلے ہی، اللہ تعالے کا رسول مانتے ہیں اور قرآنِ کریم کو اللہ تعالے کا کلام بھی مانتے ہیں۔ چونکہ اللہ تعالے نے يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ آمِنُوا بِرَسُولِهِ لہذا۔ اِس آیت میں حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے بعد کے زمانے میں آنے والے ہر ایک رسول کو مان لینے والوں کے ساتھ۔ تین (3) قسم کے انعامات دینے کا معاہدہ بیان فرمایا ہوا ہے۔

کہ اے لوگو جو ایمان لا چکے ہو! اگر تم میری (اللہ کی) ناراضگی کے خوف کی وجہ سے میرے بھیجے ہوئے (یعنی رسول) کو مان لو گے... تو... میں تمہارے اِس عمل کے بدلے میں: (1) دونوں ہاتھوں سے اپنی رحمت تمہیں دونگا۔ (2) تمہارے لئے ایک نور بناؤں گا، جِس کے ساتھ تم زندگی گزارو گے۔ (3) تمہارے گناہوں۔ غلطیوں۔ کوتاہیوں کی مغفرت کر دونگا۔

میرے پیارے بھائیو اور بہنو! توجہ فرمائیں! معاھدے میں تقوہ کی وجہ سے صرف ایک کام کرنے کا فرمایا ھے۔ کہ میرے بھیجے ہوئے کو مان لینا۔ اِس آیت میں (معاھدہ) ھے۔ معاھدہ کی شرائط میں ردوبدل کرنا۔ ہمارے عالیشان اللہ تعالٰے کے وقار کی توھین ھے۔ اِس معاھدے کے الفاظ میں۔ اللہ تعالٰے نے تقوہ کی مقدار یا معیار کا کوئی ذکر نہیں فرمایا۔ اور نہ ھی آمِنُوا بِرَسُولِهِ میں ایمان کی مقدار یا معیار کا کوئی ذکر فرمایا ھے۔ سیدھا اور صاف معاھدہ ھے کہ: اے مومنو! اللہ کے تقوے کی وجہ سے۔ اللہ کے بھیجے ہوئے کو مان لو۔ تو اللہ تعالٰے تمہیں مندرجہ بالا تین قسم کے انعام عطا فرمائیں گے۔

اپنے باوقار اللہ تعالٰے پر معاھدے کی شرائط بدلنے یا معاھدے سے منحرف ہونے کے بہتان نہ لگنے دو۔ ہمارا اعالی وقار اللہ، آج بھی اپنے عہد پر قائم ھے۔ ہماری قوم شیطان کے دھوکے میں آگئی اور حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے بعد۔ اللہ تعالٰے کے بھیجے ہوؤں کو ماننے سے انکار کر دیا۔ چونکہ ہماری قوم نے اِس آیت (معاھدے) میں بیان شدہ رسولوں کو مانا ھی نہیں۔ لہذا۔ اللہ تعالٰے کی طرف سے جن تین انعامات کا وعدہ تھا۔ اُن انعامات کے حقدار ھی نہیں ھوئے۔ اب بھی اگر کوئی فرد یا قوم۔ اللہ کے بھیجے ہوئے کو مان لے تو پھر دیکھیں کہ اللہ تعالٰے اپنے معاھدے کو کِس شان اور عظمت کے ساتھ پورا کرتے ہیں۔

ہر ایک اللہ تعالٰے کا بندہ۔ جسے اللہ تعالٰے نے اپنی پاک وحی کے ذریعے کسی قوم کی طرف مامور فرمایا ہو۔ چاھے۔ اُس کو **مجدد یا مصلح** کہہ کر مان لیں یا آیت اُللہ، روح اللہ یا ولی اللہ کہہ کر مان لیں۔ جب تک آپ یہ مانتے ہیں کہ اللہ تعالٰے نے اپنے اِس بندے کو وحی کر کے۔ وُہی ھدایت دی ہوگی جو اِس شخص نے بیان کی ھے۔ تو درحقیقت۔ آپ اللہ تعالٰے کے اُس بندے کو۔ ویساہی (اللہ تعالٰے کا بھیجا ہوا) مان رھے ہونگے۔ جِس کو ماننے کا اِس آیت والے معاھدہ میں بیان ہوا ہوا ھے۔

میرے پیارے بھائیو اور بہنو! آیت (57:28) اللہ تعالٰے کے رسولوں کی نشانی بھی ھے جو مان لینے والے دِلوں کو۔ اُن کے اطمینانِ قلب کی خاطر عطا ہوئی ھے۔ تینوں انعامات ایسے ہیں جو آپ کو اِسی دنیا کی زندگی میں ملنے شروع ہو جاتے ہیں۔ آپ کو اپنی زندگی میں اللہ تعالٰے کی دونوں ہاتھوں سے عطا کی ہوئی رحمت صاف پتہ چلتی ھے۔ آپ کو خاص نورِ فراست عطا کیا جاتا ھے۔ جو آپ محسوس کر سکتے ہیں۔ چند سالوں کے بعد آپ کی زندگی پر اللہ تعالٰے کی رحمتیں آپ کے مخالفوں کو بھی نظر آنے لگتی ہیں۔ اِس آیت (57:28) میں توجہ کیساتھ غور کریں۔ دیکھیں کہ اللہ تعالٰے نے صرف اپنے بھیجے ہوؤں کو مان لینے کا کہا ھے۔ کسی تحقیق یا تفتیش کی بات نہیں کی۔ اُس رسول کے سچے یا جھوٹے ہونے کی بات نہیں کی۔ بلکہ کمال حکمت کے ساتھ فرمایا ھے کہ: میرے بھیجے ہوئے کو میرے تقوہ (یعنی اللہ کی ناراضگی کے خوف) کی وجہ سے مان لو گے۔ تو میں تمہیں وُہ تین انعامات دوں گا۔ کیونکہ اللہ تعالٰے کا غضب اور عذاب صرف رسولوں کے جھُٹلانے سے ہوتا ھے۔ غلط رسول کی معقول اور صالح بات کو سُن لینے اور مان لینے کی تو کوئی سزا نہیں بتلائی ہوئی۔ میرے موجودہ علم کے مطابق۔ جو بھی آپ کے پاس اللہ تعالٰے کی طرف سے کوئی ھدائیت یا پیغام

لے کر آئے .. آپ کیلئے ضروری ھے کہ اُسکی بات ادب اور محبت کے ساتھ سنیں ۔ جتنی ذھنی صلاحیت اللہ تعالے نے آپ کو عطا فرمائی ہوئی ھے۔ بس اُتنا ہی جائزہ لینا۔ آپ پر واجب ھے۔ تقوہ۔ تقوہ..... تقوہ کا تقاضا ھے: کہ جو کوئی بھی کہہ دے کہ مجھے اللہ تعالے نے فلاں علم یا ھدایت بتلائی ھے۔ اور میرے دل پر وحی نازل فرمائی ھے کہ میں یہ علم یا ھدایت۔ اپنی قوم کے لوگوں کو بتلاؤں۔ بس اتنا کافی ھے۔ آپ اُس انسان کی بات کو مان لیں۔ اگر وُہ یہ بھی فرمادیں کہ میں اللہ کی طرف سے رسول ہوں۔ پھر تو اور بھی آسانی ہوگئی۔ آپ اُن کی معروف اور معقول باتیں مان لیں۔ پھر اللہ تعالے کی جناب میں سجدہ ریز ہو کر۔ راہنمائی مانگیں۔ اِس آیت (57:28) کے حوالے سے جو بھی رحمتِ الٰہی مانگنے کا دِل کرے ۔ کھُل کر مانگیں۔ پھر دیکھنا میرے اللہ جی اپنے معاھدے کی کیسی لاج رکھتے ہیں ؟

آپ کی جزاء۔ آپ کی نیّت اور آپ کے تقوہ کے مطابق ھے۔ اللہ تعالے کے نام کے حوالے سے پیغام دینے والے کی جزاء۔ اُن کی نیّت اور اُن کے تقوہ یا افتراء کے مطابق ھے۔ آپ نے تو اپنے اللہ جی کے تقوہ کی وجہ سے مانا ھے! آپ اپنے اللہ تعالے کے علیم و خبیر ہونے پر بھی بھروسہ رکھیں۔ چاہے پیغام لانے والا سچا نہ بھی ہو۔ آپ کو ایمان لانے کی پوری پوری جزاء ۔ اور انعامات اِس آیت (57:28) کے مطابق ضرور ملیں گے۔ کیونکہ آپ نے تو تقوہ کے ساتھ اپنے اللہ تعالے کی آیت (57:28) کے مطابق عمل کیا ھے ۔ اور یہ معاھدہ بالکل سچا ھے۔ منسوخ نہیں ہوا ۔

حتمی نتیجہ
Conclusion

اللہ تعالے کے بھیجے ہوؤں کے تمام ظاہری اوصاف ویسے ہی ہوتے ہیں، جیسے اُن کی قوم کے دیگر لوگوں میں بھی ہو سکتے ہیں ۔ اللہ تعالے نے جس انسان کو جتنی صلاحیت دی ھے۔ ذمہ داری بھی صرف اُسی حد تک ڈالی ھے ۔ اللہ تعالے کے تقوے کی وجہ سے اُس کے بھیجے ہوؤں کو مان لو ۔

افۡتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوۡ كَذَّبَ بِآيَاتِهِۦٓ ۔ دونوں برابر کے کبیرہ گناہ اور جُرم ہیں ۔ جو کوئی کہے کہ اللہ تعالے نے اُسے بھیجا ھے ہم سب اُس کا پیغام ادب اور محبت کے ساتھ سُننے کے ذُمہ دار ہیں ۔ اُسکے صدق یا افتراء کا معاملہ اُسکے ذُمے ھے ۔ جب تک تقدیرِ الٰہی ظاھر نہ کر دے۔ ہم سب کو چاہیے کہ ہر دعویدار کو سچا سمجھ کر اُسکا بیان سُنیں ۔ دِل گواھی دے دے۔ تو اُس کی بات مان کر اپنی اصلاح بھی کر لیں۔

اللہ تعالے کے رسولوں کی شناخت یہ ھے کہ وُہ۔ اللہ تعالے کی باتیں سناتے ہیں۔ علم اور حکمت سکھلاتے ہیں۔ اور ایسی باتیں سکھلاتے ہیں جن کو ہم اُن کے آنے سے پہلے نہیں جانتے تھے۔ اور وُہ بتلاتے ہیں کہ اللہ تعالے نے۔ اُن کو کِس کام یا نظریے۔ کی اصلاح کیلئے ماموریا منتخب فرمایا ھے ۔

اللہ تعالے اِس مضمون کا پڑھنا آپ کیلئے مبارک فرمائیں۔ آمین

آپکا قومی بھائی : محمدؐ اسلم چوہدری (صبغت اللہ) ۔ آج مورخہ 10 اپریل ۔ 2013 سن عیسوی ھے